کہے ہے راوی جانسوز یہ بادل غمگین
کہا بلاکے یہ سر گروہ ہاے شام کے تئین
سوم کے روز شہ دین کے ابن سعد لعین
اٹھاؤ خیمے کہ یان سے مرا سفر ہے آج

اسیر مین جو انھین تشنہ پیاس پانی دو
لب آب دہان سے لیے انھین شاد رکھو
غذا جو چاہین تو آدھا ہی پیٹ تم دیجو
کہ فاقہ کشی اسیرون اُن اُپر ہے آج

کہا یہ اسلیے تم سے یہ تا نہ مر جاوین
جو جیتے یہ انعام تو لو ہم پاوین
ہم انکو جیتے تو لیجائیں یزید پہ پہونچاوین
جو یان مرین یہ تو نقصہ ہی مختصر ہے آج

زیادہ اس سے بشر بھوک پیاس سہتا نہین
تمہارے نفع کی یہ بن کیے مین رہتا نہین
جو انکی دوستی سے مین یہ بات کہتا نہین
سخن مرا تو یہ قابل یہ آب زر ہے آج

یہ سنکر لیگئے پانی حرم مین ملعونان
گئے یہ کہنے انھون پانی تم پیاو یہان
بڑے تھے عرش ہوئے سب تشنگی سے خرد و کلان
کرم خلیفہ کے نائب کا تم اوپر ہے آج

یہ سنکے عابد بیمار نے دیا یہ جواب
ہمارے باپ کو جس آب سے کیا سیراب
کرم ہے یہ جو پلاؤ تم اب ہمین وہ آب
یہ آب ہمکو تو خونناب جگر ہے آج

ہمارے باپ کے مرنیکو تیسرا ہے روز
ہمین جو پوچھو تو یہ آب ہے غم جانسوز
بریدہ حلق سے جاری ہے اسکے خون ہنوز
ہمارے دل یہ ہر اک قطرہ جون شرر ہے آج

پھر آگے اسکی مفصل خبر نہین معلوم
غریب و بیکس و بیچارے وہ جو تھے مظلوم
ہوا کہ پانہ ہوا اسدن انکا تر حلقوم
کہین تھے پانی ہمین زہر سے بتر ہے آج

مگر یہ جیتے وہ مظلوم تھے کہ انکو اسیر
سوار کرا انھین اونٹونپہ لوٹے وہ بے پیر
جدا جدا کیا ہر ایک کے تئین زنجیر
چلو شتاب ہمین عزم بیشتر ہے آج

جو گذری انپہ مصیبات وہ کہون سو کیا
تمام روز و شب ایسی ہے گذری تھی ایذا
کہ تھا سر انکے یہ تا باز گشت حشر بپا
بیان جسکا سبھون کی زبان پہ ہے آج

سوم کا مرثیہ کیا خوب مین نے سودا کہا
سو لیون مین مرا نام تا بحشر رہا
دیا ہے خون جگر چشم سامعون سے بہا
سنا ہے جس نے لہو اسکا دیدہ تر ہے آج

مرثیہ دیگر

جب کہا ہو کر نبی نے زار امت کے لیے
بعد میرے کون ہے غمخوار امت کے لیے

www.emarsiya.com

تب نوا سے کر اٹھے اقرار امت کیلیے
سر بھی ہی حاضر جو ہو درکار امت کے لیے

ایک صاحب نے قبول اوس زہر کا پیالہ کیا
دوسرے نے بعد ازین شربت شہادت کا پیا
جن نے ٹکڑے سب جگر آنا فانا کردیا
ظالمون پر باندھکر تروار امت کیلیے

یکہ و تنہا آیا عم اپنے اپنے جوان و پیر کا
کربلا مین آنکے طعمہ کیا شمشیر کا
کردیا سینہ سپر سب نے جفا کے تیر کا
سائے خویش اقربا کیا پر امت کیلیے

آ چکے بھائی بھتیجے جب تہ تیغ و تبر
آج فرزند محمدؐ نے کیا ہے آپ پر
تب لگا یون کہنے اپنا رکھکو سر زیر خنجر
سب طرح سے ظلم کو ہموار امت کیلیے

یون روایت ہی کہ بعد از قتل شاہ کربلا
گھر کی تاراجی کو اپنی نور چشم مصطفا
خیمہ لٹتے دیکھکر اپھر آہ عابد نے کہا
ظالمون کو کر گیا مختار امت کیلیے

اوڑھکر اوسوقت سر پر چادرین اہل حرم
اے فلک اس سے اگر وہ چند ہو تیرا ستم
خیمے سے باہر نکلے آنے پہ کہتے دم بدم
اس سے بھی ہمکو نہین انکار امت کیلیے

کیا کہون لیجاینکا اہل حرم کے مین احوال
پوچھے تھا جو راہ مین یہ کیا ہی فرزند رسول
یہ ادب سے دور ہی گردیجے اس قصے کو طول
یون کہے تھا عابد بیمار امت کیلیے

دیکھکر پانی کے تھارد کہ یون زین العباد
لیکن اس تشنگی سے مین ہون خرم وہ ہی شاد
کیونکہ ہوین پیاس بابا کی مجھے آتی ہے یاد
جام کوثر کا ہوا تیار امت کیلیے

پیاسے مرنیکے فوائد پوچھو اس مظلوم سے
قطرۂ خون جو گرا مانی یہ اس حلقوم سے
حلق تر جسکا ہوا ہے آب تیغ شوم سے
خلد مین ہو گا گل و گلزار امت کیلیے

جب ہوا اس کاروانکا حرب کہ پر سے گذار
یون پڑا ہی خاک پر تیغ ستم سے بیشمار
دیکھکر نعش برادر بولین زینب آہ مار
اس تن نازک پہ کھا کر وار امت کیلیے

ہوا گر فرصت وضو ون اشکو نسے تیری غسل خاک
کیا کرون پر بس نہین چلتا مرا ای جان پاک
سوزن مژگان سے مین اسکا سیون ہر ایک چاک
یون رہا یان تجکے تو گھربار امت کیلیے

ہائے بھائی تجھ بن اب پھرتی ہین سب ہم دربدر
کربلا کے آج میدان مین منع خویش و پسر
کون ہی ایسا کہ دیوے مصطفیٰ کو یہ خبر
جو مرا دین کا یہ سالار امت کیلیے

غرق یہ خونین بدن تیرا ہی ای ابن بو تراب
تجھ سوا کتھی اس جفا سہنے کی کسکے دلکو تاب
یا شفق لیکر زمین پر گر پڑا ہے آفتاب
تو ہی سمجھا سہل یہ دشوار امت کیلیے

www.emarsiya.com

بیٹے تون مقتول مرے آگے اے بھائی بہی
بھگو نہ آیا صد ہزار افسوس ان طفلون کے بھی
گو دخالی شہر بانو کی بن اصغر کے رہی
جان کا خطرہ تجھے نہ نثار امت کیلیے

سوچ رہتا ہے یہی دلکو مرے ہر ایک آن
کر دیا اک پل مین اُسکو توڑ اے خواہر کیجان
عابدین تنہا بچے گا کیونکہ زیر آسمان
بے برادر بے پدر بے یار امت کیلیے

جب کیا نانا نے بخشایش کا بندونکی سوال
لے بچے بیٹی کا فکر آیا نہ بیٹے کا خیال
غیر تسلیم و رضا پائی نہ تونے کچھ مجال
ان تلک تو ہو گیا ناچار امت کیلیے

پھر کیا قاتل نے کہا تو شہادت ذوق مین
ہو گیا راضی رضائے حق پہ اے میرے حسین
سر حوالے کر دیا ان ظالمون کو مثل دین
ایک ذرہ بھی نہ کی تکرار امت کیلیے

ہین سوار بختیان بی بی حجاز اہل حرم
تن بخاک و خون مین غلطان تجکو یہ بھایا ستم
ہوگئین نچیان ان سب کے سر جاتا ہے دین دیر علم
ہائے ابن حیدر کرار امت کیلیے

کاٹ دین تجکو مرتی جس دم تو رہا سیدانیں بھگو
سر برہنہ تو پڑا ہو خاک و خون کے بیچ اور
تجکو جیتا چرخ نے رکھا دکھانیکو یہ جور
سر ترا ہو نیزہ کی دستار امت کیلیے

حضرت زینب غرض کرتی تھین دان یہ گفتگو
جب ہو سودا کب بھلا اس رمز کو سمجھے گا تو
ہر سخن ارض و سما سن سن کے روتا تھا لہو
کر گئے جو دین کے سردار امت کیلیے

کیون نہ آخر ہو پیمبر کے نواسے واہ واہ
جان تک اپنی گنوا پیدا کی آمرزش کی راہ
جو سخن منہ سے نکالا تھا کیا اسکا نباہ
ایسی بد اعمال و بدکردار امت کیلیے

مرثیہ حضرت

عزیز و روضۃ الشہدا مین ہمنے جو لکھا دیکھا
مصیبت اولیا و انبیا کی سی نہ کیا دیکھا
پڑھا ہمنے بھی وہ احوال اور سب کو پڑھا دیکھا
ولے دیکھا نہ وہ جو ماجرائے کربلا دیکھا

تعب آدم نے کیا کھینچی ہے حوا کی جدائی سے
جو صدمے تن مین کرم ایوب کے صبر آزمائی سے
عداوت بھائیون نے کی ہے کیا یوسف کی بھائی سے
بلا کے آرے سے تن ذکریا کا بھی دو تا دیکھا

ہم فرقت سے حوا کے یہ آدم زار و گریان تھے
اور ایسا ہجر مین یوسف کے روتے پیر کنعان تھے
کہ آب چشم سے انکے سدا سیراب حیوان تھے
کہ انکی چشم مین نور نظر کن نے رہا دیکھا

سنا ہوگا جو کچھ فرعون سر موسی کے لایا تھا
بظاہر دار پر عیسی کو امت نے چڑھایا تھا